امتحان بھی ہے ان مقدس ہاتھوں سے عربی مدارس میں داخل ہوگئیں۔

آج کل کے بعض ماہرینِ تعلیم امتحان کے موجودہ طریقہ کے تو ضرور خلاف ہیں لیکن مطلقاً امتحان کا کوئی مخالف نہیں ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔ اس بنا پر مطلقاً امتحان کو بلا کہنا اور پھر اس بلا کو مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہما اللہ ایسے مقدس اور بلند پایہ بزرگوں کی طرف منسوب کرنا نہ شرطِ انصاف و دیانت ہے اور نہ لازمۂ ادب و معاملہ فہمی۔

سید صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ اگر یہ دونوں بزرگ بھی جو علوم ظاہر و باطن کے جامع ہونے کے ساتھ وقت کے کبار اولیا اور اعاظم اہل اللہ میں سے تھے "جدیدیات" کا شکار ہوسکتے ہیں تو پھر دنیا میں کوئی شخص بھی اپنے تقویٰ و طہارت کے ہزار دعووں کے باوجود جدیدیات سے نہیں بچ سکتا۔ سید صاحب گو ندوی ہیں لیکن اگر ان کو "زبان ہوشمند" کے ساتھ "دلِ روشن" کا بھی کوئی فیض پہنچا ہے تو وہ یقیناً دیوبند سے پہنچا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر موصوف کے پیر و مرشد حضرت مولانا تھانوی آج حیات ہوتے تو وہ سید صاحب کے قلم سے اپنے بزرگوں کی یہ توہین کبھی برداشت نہ کرسکتے۔ اور سید صاحب کی اس غلطی کی تصویب اسی طرح فرماتے جس طرح انھوں نے امداد صابری صاحب کی کتاب پر تقریظ لکھکر سید صاحب کی قرآنی غلطیوں کی تصویب کی ہے، اپنے آپ کو بچانے کے لئے دوسروں کو دامن آلودہ قرار دینا شیوۂ مردانگی نہیں ہے۔

موت العالِم موت العالَم

دارالعلوم دیوبند کے محدث باصفا کی وفات

راس الاتقیاء فخر المحدثین حضرت مولانا الحاج سید اصغر حسین صاحب دیوبندی المعروف بہ حضرت میاں صاحب نور اللہ مرقدہ کا مورخہ ۸ جنوری ۱۹۴۵ء یوم دوشنبہ کو راندیر ضلع سورت میں وصال ہوگیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

لہٰذا جملہ مسلمانوں اور بالخصوص متوسلین و معتقدین و شاگردوں سے درخواست ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ایصال ثواب فرمائیں۔

سید اختر حسین خلف اکبر حضرت رحمۃ اللہ علیہ دیوبند ضلع سہارنپور